جلد ۵۲/۱۷ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش | ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۱۴ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳؍ فروری بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳؍ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ یاد رہے کہ ایک روز قبل کی اطلاع یہ تھی کہ طبیعت کمزور ہے اور نیند آور دوائی لینے سے ہی نیند آتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ			انتہائے سحر	وقت افطار
۱۸	رمضان	بروز بدھ	—	۵-۵۴
۱۹	"	" جمعرات	۵-۳۱	۵-۵۵
۲۰	"	" جمعہ	۵-۳۰	۵-۵۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سعادتِ عظمیٰ کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے

اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے

"سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمادیا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقتِ مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے خود ہی ایک بات سے رُکے اور خود ہی کرے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے مَیں اپنی گردن رکھتا ہوں۔ یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو اوّلیت کا ہے۔ نہ ابراہیمؑ کو نہ کسی اور کو۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے کنت نبیا وادم بین الماء والطین۔ اگرچہ آپؐ سب نبیوں کے بعد آئے مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶ و صفحہ ۱۸۷)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کیلئے

ہر مجاہد تحریک جدید کو پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے

الحمد للہ کہ آجکل ہم دن رات رمضان المبارک کی برکتوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ اس مبارک مہینہ کو قبولیتِ دعا اور صدقہ و خیرات سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی ۲۹ تاریخ تک سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کی فہرست انشاء اللہ حسب دستور سابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش کی جائیگی۔ پس ہر مجاہد کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پاکیزہ دعائیں حاصل کرنے کے لئے رمضان کے دوران اپنا حساب بے باق فرمادیں۔ تا بعد میں اس قیمتی موقعہ کے ضیاع کا غم نہ اٹھانا پڑے۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بلیک آوٹ کی مشق

ضلع جھنگ میں مورخہ ۱۳ و ۱۴ فروری کی درمیانی رات کو ۹ بجے سے لیکر ۱۱ بجکر ۵۹ منٹ تک سول اور ملٹری محکمہ جات کی مشترکہ فوجی مشق ہوگی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی طرف سے تاکیدی حکم جاری کیا گیا ہے کہ مندرجہ بالا اوقات کے درمیان

(۱) گھروں کی اندرونی روشنی باہر سے بالکل نظر نہیں آنی چاہیئے۔

(۲) تمام احباب حتی الوسع اپنے گھروں میں ہی رہیں

(۳) موٹریں وغیرہ مدھم روشنی کے ساتھ بغیر "ہیڈ لائٹ" کے چلیں۔

تمام اہالیان ربوہ سے امید کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات پر پورا پورا عمل کریں گے صدر صاحبان محلہ جات براہ کرم مساجد میں اچھی طرح سے اس کا اعلان کردیں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سنگاپور میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام

شاہ تھائی لینڈ۔ ڈیوک آف ایڈنبرہ اور حکومت کیمبوڈیہ کے پریذیڈنٹ کو قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔ عیسائی پادریوں سے گفتگو۔ اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

مسجد سوئٹزرلینڈ کیلئے چندہ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور (بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

سنگاپور جنوب مشرقی ایشیا کا سب سے اہم تجارتی شہر اور بہترین بین الاقوامی بندرگاہ ہے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں بحری اور ہوائی جہاز آتے جاتے ہیں اور تقریباً دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں۔ زیادہ تر آبادی چینی لوگوں کی ہے جو مذہباً بدھ ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ ہندوستانی پاکستانی انڈونیشین اور یوروپین آبادی بھی کافی ہے

اس شہر کی بین الاقوامی اہمیت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۹۳۵ء سے یہاں پر تبلیغ اسلام کے لئے ایک مضبوط مشن قائم ہے جس کی ابتدا ر ۱۹۳۵ء میں اس وقت ہوئی جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم رضی کو قادیان سے اس غرض کے لئے یہاں بھیجا۔ مولانا ایاز صاحب مرحوم رضی کی ہمت محنت اور جانفشانی کے نتیجے میں خدا کے فضل سے جلد ہی یہاں پر ایک اچھی خاصی جماعت قائم ہو گئی۔ مخالفین حق کی طرف سے مولانا مرحوم رضی کے خلاف شدید سے شدید منصوبے کئے گئے اور آپ کی مومنانہ جرأت میں فرق نہ آیا اور آپ استقلال سے خدائے واحد اور اس کے محبوب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے چلے گئے حتی کہ یہاں اسلام اور احمدیت کی بنیادیں خدا کے فضل و کرم سے مضبوط ہو گئیں۔ اللہ تعالےٰ اس شہید احمدیت کی روح پر خاص فضل و رحم فرمائے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔ آمین

مولانا ایاز صاحب مرحوم رضی کے بعد برادرم مولانا محمد صادق صاحب جیسے قابل اور تجربہ کار مبلغ نے اس مشن کی باگ ڈور سنبھالی اور بفضلہ تعالےٰ اپنی خداداد قابلیت سے یہاں پر دائرہ تبلیغ کو نہایت وسیع کیا اور ملکی زبانوں میں کثیر تعداد میں کتب و رسالوں کی ہر جگہ اشاعت کر کے حق تبلیغ ادا کیا اور مخالفین حق کو علمی لحاظ سے ایسا شکست دیا کہ انہیں پھر کبھی مناظرہ و مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ان کے علاوہ برادرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری نے بھی خدا کے فضل سے یہاں کی جماعت کی تنظیم اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کافی عرصہ خاص خدمات انجام دیں اور مشن کے استحکام میں کوشاں رہے اللہ تعالےٰ سب کو مزید خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار نے جون ۱۹۶۲ء میں برادرم مولانا انصاری صاحب سے اس مشن کا چارج لیا تھا۔ اس وقت سے دسمبر ۱۹۶۲ء تک کی تبلیغی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

جون اور جولائی ۱۹۶۲ء میں احباب جماعت کی رہائش گاہوں پر پہنچ کر ان سے ذاتی تعارف کے علاوہ شہر کے با اثر طبقہ اور سرکردہ احباب سے واقفیت پیدا کی اور زیر تبلیغ اشخاص سے ملا۔ مولانا محمد صادق صاحب کی معیت میں سنگاپور کے موجودہ چیف قاضی سابق مفتی اور بعض عرب اکابرین اور مسلمان وکلاء اور دیگر افراد سے ملاقات کی اور انہیں عربی اور انگریزی لٹریچر مطالعہ کے لئے پیش کیا۔ "جوہر" سٹیٹ کے چیف مفتی داتو عبد الجلیل صاحب سے مل کر عربی کتب پیش کیں اور تبلیغ کی۔ بعد میں ان کی شادی کے موقعہ انہیں جماعت کی طرف سے مبارکباد دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار عربی کتب تحفۃً انہیں بذریعہ پوسٹ ارسال کیں نیز شادی کے موقعہ پر انہیں عربی میں ایک تبلیغی خط لکھا

اشاعت لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں سنگاپور کے وزیر اعظم اور دیگر وزراء اور ایڈووکیٹ جنرل اور بڑے بڑے حکام کو وقتاً فوقتاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور سلسلہ کے دیگر ضروری اخبارات اور کتب پیش کی جاتی رہیں اسی طرح سنگاپور شرعی قاضی اور شریعت کورٹ کے پریذیڈنٹ اور سٹاف کو علیحدہ علیحدہ عربی رسالہ البشریٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو عربی کتب بذریعہ ڈاک ارسال کی گئیں۔ کئی ایک زیر تبلیغ احباب کے خطوط کے جواب میں انہیں ملائی زبان کا لٹریچر ارسال کیا۔ برادرم عبد الحمید سالکین صاحب کے ذریعہ بعض افسران اور بڑے بڑے تجار سے تعارف حاصل کر کے انہیں پیغام حق پہنچایا اور ضروری کتب مطالعہ کے لئے پیش کیں۔

ایک چھوٹا سا تبلیغی ٹریکٹ بعنوان INVITATION کافی تعداد میں چھپوا کر خاص خاص شخصیتوں کو ارسال کرنے کے علاوہ تقسیم بھی کیا گیا۔ انگلستان کے مشہور سکالر پروفیسر اینڈرسن جنہوں نے ہماری لنڈن مسجد میں بھی متعدد لیکچر دئے ہیں اور اسلام پر بھی کئی ایک کتب لکھی ہیں ایک ہفتہ کے لئے سنگاپور آئے ان کے لیکچروں میں شامل ہوتا رہا! ان سے مسیحؑ کے صلیب پر نہ مرنے اور کشمیر میں جا کر فوت ہونے پر گفتگو ہوئی ان کے لیکچروں کے بعد حاضرین میں سے کئی ایک عیسائیوں کو تبلیغ اسلام کرنے اور لٹریچر پیش کرنے کا موقع ملا۔ خود پروفیسر صاحب کو بھی لائف آف محمدؐ تحفۃً پیش کی گئی۔

ایک پادری کی آمد

ہندوستان کے مشہور پادری عبد الحق صاحب کے بیٹے پادری ڈاکٹر اکبر عبد الحق صاحب ڈی ڈی سنگاپور کے بعض عیسائیوں کی دعوت پر چند روز کے لئے یہاں آئے اور عیسائیت پر کئی ایک لیکچر دئے ان سے لیکچروں کے بعد دو مرتبہ مذہبی گفتگو ہوئی چونکہ انہوں نے اپنے لیکچروں میں اشارۃً اسلام کے متعلق بھی کچھ خلاف واقعہ امور بیان کئے تھے اس لئے نہ صرف وہاں ہی ان امور کی تردید کی گئی بلکہ انہیں دعوت بھی دی کہ وہ اپنے دعاوی کو ثابت کریں اور کسی وقت ان امور پر بلکہ عیسائیت کے جملہ عقائد پر بھی بحث کر لیں تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ ان کے لیکچروں اور دعووں میں کہاں تک سچائی ہے مگر انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ پہلے ہی آپ کے ایک بڑے عالم (مولانا ابو العطاء صاحب) کا میرے والد صاحب سے مناظرہ طے ہو رہا ہے اور مزید گفتگو سے عملاً انکار کر دیا اور قلت وقت کا عذر کیا اور میرا ٹیلیفون نمبر لے کر یہ وعدہ کر کے چلے گئے کہ ٹیلیفون پر کوئی وقت مقرر کریں گے مگر کبھی ٹیلیفون نہ کیا۔

خاکسار اور دو احمدی دوستوں نے حاضرین میں اسلام کی تائید میں اپنے ٹریکٹ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" اور دیگر ضروری ٹریکٹ تقسیم کئے اور بعض چینی عیسائی نوجوانوں کو اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ جنہوں نے ہمارا پتہ نوٹ کر لیا اور ہمارے مشن میں آنے کی خواہش ظاہر کی۔

سنگاپور کے وکٹوریہ میموریل ہال میں عموماً ہر ہفتہ مذہبی اور سیاسی لیکچر وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں پہ کئی لیکچروں میں شامل ہو کر شہر کے بڑے بڑے لوگوں سے واقفیت پیدا کی اور بعض کو تبلیغ بھی کی نیز وہاں اپنا لٹریچر بھی کثرت سے تقسیم کیا۔

لائبریریوں میں کتب

چونکہ پبلک لائبریریوں میں عموماً ہر طبقہ اور ہر قسم کے لوگ مطالعہ کے لئے آتے اور وہاں موجودہ کتب سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں اسلام کے متعلق ٹھوس اور صحیح معلومات سے پُر لٹریچر ہونا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے حال ہی میں یہاں کی تین بڑی بڑی لائبریریوں میں قرآن کریم انگریزی دیباچہ قرآن کریم انگریزی اور دیگر ضروری لٹریچر رکھوا دیا گیا ہے۔ امریکن کونسل جنرل سے مل کر انہیں امریکن لائبریری کے لئے کتب پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں اسی طرح سنگاپور یونیورسٹی لائبریری اور یہاں کی سب سے بڑی نیشنل لائبریری کے ڈائریکٹروں سے مل کر قرآن کریم اور سلسلہ کی ضروری کتب کی تین تین کاپیاں ان لائبریریوں میں رکھوائیں جن سے خدا کے فضل سے اب پبلک فائدہ اٹھا رہی ہے

جہازوں میں لٹریچر

یہاں دنیا کے ہر حصہ سے مختلف جہاز آتے رہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کسی تقریب یا واقفیت کی بناء پر جہاز میں جا کر بھی تبلیغ کا موقعہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں دو جہازوں "سفینۃ الحجاج" اور Malaysia Kita میں پہنچ کر لٹریچر تقسیم کرنے اور وہاں کی لائبریریوں میں کتب رکھوانے کا موقع ملا۔ Sinlakalu جہاز پر ہمارے ایک ڈنمارک کے احمدی دوست مسٹر بشیر حسین ٹوپی اور جاپانی دوست مسٹر ادریس قرنی جاپان جانے کے لئے سوار تھے۔ جہاز دو روز ٹھہرا۔ اور یہاں کی جماعت نے ایک خاص جلسہ اور دعوت کر کے ان معزز بھائیوں کی عزت افزائی کی اور خوش آمدید کہا۔

(باقی)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ فروری ۱۹۶۳ء

اے تعصب تیرا نام ......

پچھلے دنوں معاصر نوائے وقت کے لندنی نامہ نگار نے اپنے ایک مراسلہ میں اس افواہ کا ذکر کیا تھا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو برطانیہ جمیکا کا گورنر بنانا چاہتی ہے نامہ نگار نے اپنی رائے کا بھی اظہار کر دیا تھا کہ چوہدری صاحب اس پیشکش کو منظور نہیں کریں گے۔

بعد میں خود چوہدری صاحب نے لاہور میں وضاحت کر دی تھی کہ ایسی کوئی پیشکش برطانیہ نے نہیں کی اس لئے منظور کرکرنے یا نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بات رفت گذشت ہو چکی تھی کہ مولانا عبدالماجد صاحب کی شامت جو آئی تو انہوں نے ہفت روزہ "صدق جدید" میں ایک نوٹ بعنوان "کلمہ گو کا اعزاز" لکھ دیا۔ یہ نوٹ ملاحظہ ہو۔

کلمہ گو کا اعزاز

روزنامہ نوائے وقت کے وقائع نگار — لندن کے قلم سے —

"لندن ۲ جنوری باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری ظفر اللہ خان کو دولت مشترکہ کے ایک ملک نے گورنر جنرل بننے کی پیشکش کی ہے یہ پیشکش انہیں نیویارک میں ادارہ اقوام متحدہ کے مرکز میں اس ملک کے نمائندہ کی معرفت کی گئی ہے۔ غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ دولت مشترکہ کے ملک نے برطانیہ کے شاہی خاندان کے باہر اتنے بڑے اعزاز کی پیشکش کی ہو۔ ظفر اللہ خان اس پیشکش پر غور کر رہے ہیں اور انہیں اس مقصد کے لئے صدر پاکستان سے مشورہ کرنا ہوگا۔ غالب امکان یہی ہے کہ وہ اس عہدۂ جلیلہ کو قبول کرنے سے اظہار معذرت کر دیں گے۔ لیکن اگر وہ اس پیشکش کو قبول کر لیں۔ اور یہ معاملہ عملی صورت اختیار کر لے۔ تو تاریخ کا ایک انوکھا واقعہ ہوگا اس لحاظ سے بھی یہ واقعہ منفرد حیثیت کا حامل ہوگا کہ کسی مشرقی ملک کا باشندہ کو مغربی ملک کا سربراہ حکمت قرار پائے۔

سر ظفر اللہ خاں کے سیاسی خیالات سے یہاں بحث نہیں۔ امتیازی چیز یہ ہے کہ اتنا بڑا اعزاز ایک کلمہ گو کو یہ مغربی و مادی دنیا پیش کر رہی ہے۔ یاد ہوگا کہ مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی کی کرسیٔ صدارت سے آیات قرآنی (رب اشرح لی صدری و یسرلی امری) کی تلاوت اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار انہیں ظفر اللہ خاں نے کی تھی اور چند سال ادھر جب مغربی پاکستان میں رات کے پچھلے پہر ریل کا ایک عظیم حادثہ پیش آیا تھا تو اس وقت بھی یہی ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اپنے سیلون میں نماز تہجد ادا کرتے پائے گئے تھے۔"

(صدق جدید ۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء)

اب کوئی بھی مسلمان جس کے دل میں ذرا سا بھی اسلام کا پاس ہے، اس نوٹ کو پڑھ کر خوش ہوگا مگر تعصب و حسد کا مرض ایسا نامراد مرض ہے۔ کہ جس کو یہ لگ جاتا ہے اس کی ایسی سدھ بدھ مار دیتا ہے۔ کہ محسود میں خواہ آفتاب کی طرح چمکتی ہوئی خوبیاں پائی جائیں وہ اپنی شپرہ چشمی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مولانا عبدالماجد کے نوٹ کے متعلق نصر اللہ خان عزیز ہفت روزہ ایشیا کی اشاعت ۹ فروری ۱۹۶۳ء میں رقمطراز ہے کہ۔

"سر ظفر اللہ خاں کے متعلق خبر آئی تھی کہ انہیں جمیکا کے برطانوی مقبوضے کا گورنر جنرل بنایا جا رہا ہے، اس پر مولانا عبدالماجد نے اپنے اخبار صدق جدید میں جو شذرہ لکھا وہ ان کی ژولیدہ دماغی کا تازہ ترین شاہکار ہے۔ مولانا نے اس پیشکش کو "اعزاز" سے تعبیر کیا اور اس پر عنوان جمایا "کلمہ گو کا اعزاز" اس امر سے قطع نظر کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے اور لانبی بعدی کے ارشاد نبوی کا عملاً انکار کرنے کے بعد سر ظفر اللہ خاں کی "کلمہ گوئی" میں کتنی جان باقی رہ جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک کلمہ گو کے لئے کیا یہ بات سرمایۂ عزت ہے کہ برطانیہ جیسی دشمن اسلام و مسلمین سلطنت جس کی عظمت کی عمارت مسلمان اقوام کی عظمت کے کھنڈروں پر اٹھی اور جس نے پاکستان کے قیام پر اپنی اسلام دشمن پالیسی سے کام لیکر ملت پاکستان کو سخت نقصان پہنچایا، اس کو سند اعتماد عطا کرے۔ فی الحقیقت ایک سچے کلمہ گو کے لئے تو یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ کفار کو اپنا فرزند دلبند قرار دیں اور جتنا اعتماد وہ اپنی قوم کے افراد پر کرتے ہیں اتنا اعتماد وہ اس پر کریں۔ حق یہ ہے کہ اگر سر ظفر اللہ خاں کلمہ گو ہیں تو یہ اعزاز نہیں توہین ہے اور اگر یہ توہین نہیں اعزاز ہے تو سر ظفر اللہ خاں کلمہ گو نہیں"

(ایشیا لاہور ۹ فروری ۱۹۶۳ء)

ان داعیان نظام اسلامی کا اخلاق ملاحظہ ہو کہ پہلے تو چھوٹتے ہی مولانا عبدالماجد کو ایک بڑی سی صالح گالی سے نوازا ہے۔ اور پھر مولانا نے جس انداز سے بات کہی تھی۔ اس کو کس طرح تعصب اور حسد کے پاؤں سے روندڈالنے کی کوشش کی ہے۔ محض اس لئے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اور ملک صاحب احمدیت کے نام سے لرزتے ہیں حسد چونکہ خوبیوں کے بارے میں کانا نہیں بلکہ مکمل نابینا ہوتا ہے، اس لئے ملک صاحب کی نظر چوہدری صاحب کی ان خوبیوں کی طرف تو نہیں جا سکتی تھی جو مولانا نے اپنے اسی نوٹ میں بیان کی ہیں مگر ایک ایسی بات کی طرف چلی گئی ہے، جس کو ایک قوم کے ساتھ دشمنی پر محمول کیا جا سکتا ہے جس کی طرف خود مولانا نے بھی اشارہ کیا تھا بلکہ اسی بات کی وجہ سے آپ نے اپنا تعجب بھی ظاہر کیا تھا گویا آپ نے کہا تھا کہ یہ اقوام جو اسلام کی اتنی دشمن ہیں اب ایک کلمہ گو کے لئے اپنی اسلام دشمنی کو بھی نظر انداز کرنے پر تیار ہیں۔ کتنی لطیف بات تھی جو مولانا نے کہی تھی۔ لیکن ملک صاحب نے اپنے متعصبانہ اجڈپن سے اس کا ستیاناس کرنے کی جو کوشش کی ہے۔ ہر سنجیدہ مسلمان اس سے نفرت کرے گا۔

ملک صاحب کی نابینائی کی ہی نہیں بلکہ بے حسی کی انتہا ہے کہ آپ کو اپنے اور مودودی صاحب کے ممدوح اور محسن شاہ سعود عربی کی وہ حرکت بالکل محسوس نہیں ہوئی۔ جو اس نے برطانیہ اور امریکہ سے مصر کے صدر ناصر کے خلاف امداد طلبی کے متعلق ابھی حال ہی کی ہے جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے شاہ سعود کی اس حرکت کے خلاف ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ معلوم نہیں ملک صاحب کے نزدیک برطانیہ کی اسلام دشمنی کے خلاف اس صورت میں جذبہ کیوں نہیں ابھرا۔ حالانکہ شاہ سعود نے حرب عوام کی قدرتی وراثت "تیل" کی رائلٹی کو جس طرح اپنی فضول خرچیوں کی نذر کیا ہے۔ اس کی مثال شائد ازمنہ وسطیٰ کے مطلق العنان بادشاہوں میں بھی نہیں ملتی۔ ایک اندازہ کے مطابق تین بلین پونڈ آمدنی میں سے دو بلین شاہ اور شاہ کے خاندان کے اخراجات میں صرف ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ اس نے اپنے تبلیغی ڈھونگ میں مودودی صاحب کو بھی شامل کیا ہے۔ وہ برطانیہ اور امریکہ سے چاہے جتنا عاجزانہ اور غلامانہ رابطہ پیدا کرے ملک صاحب کی نظر میں بالکل نہیں کھٹکتا۔ بلکہ میوہ شیریں کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن جب ایک عامی مسلمان محض اپنی قابلیت کے بل بوتے پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر بن جاتا ہے۔ اور صدارت کا آغاز قرآنی دعا سے کرتا ہے۔ جو اقوام متحدہ میں قرآنی اخلاق پیش کرتا اور قرآن پڑھتا ہے جو اس وقت بھی جب ریل کا حادثہ ہوا تھا تہجد میں مصروف ہوتا ہے۔ اس کے متعلق اگر برطانیہ کی طرف سے کسی اعزاز کا احتمال بھی ہوتا ہے تو ملک صاحب کی برطانیہ کے خلاف رگِ دشمنی بھڑک اٹھتی ہے اور آپ کو فوراً برطانیہ کے ظلم و ستم جو اس نے مسلمانوں پر کئے ہیں یاد آ جاتے ہیں محض اس لئے کہ وہ مسلمان احمدی ہے۔ کیا شاہ سعود اور ظفر اللہ کے بارے میں یہ تضاد اس وجہ سے نہیں ہے کہ شاہ سعود نے جو مذہبی ڈھونگ ناصر کے خلاف محاذ مقبول کرنے کے لئے رچایا ہے۔ اس کی وجہ سے کچھ اعزازی اور سنہری قیمت مودودی صاحب کی بھی پڑ گئی ہے حالانکہ ایک پاکستانی شہری کا ایک اسلامی ملک کے پاس دوسرے ملک کے برخلاف اس طرح بک جانا پاکستان کے لئے اسلامی کہلانے والے ممالک کی بین الاقوامی الجھنوں میں لازماً اضافہ کرنے کا باعث ہے۔

زندگی بخش پیغام

-۰ حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مُردوں کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں۔

اور

-۰ الفضل کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

-۰ آج اپنے نام الفضل جاری کروائیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۶۲ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ذکر کر کے جس نے آپ پر انگریزی گورنمنٹ کے باغی ہونے کا الزام لگایا تھا نیز گورنمنٹ کو لکھا تھا کہ

"گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پُرحذر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدیٔ قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدیٔ سوڈانی سے نہیں پہنچا"۔

(اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ نمبر ۶ حاشیہ صفحہ ۱۶۸ سنہ ۱۸۹۳ء)

آپ فرماتے ہیں:۔

"ایسی گورنمنٹ جو درحقیقت محسن اور مسلمانوں کے خون و آبرو کی محافظ ہے اس کی سچی اطاعت کی جائے۔ میں گورنمنٹ سے ان باتوں کے ذریعہ سے کوئی انعام نہیں چاہتا۔ میں اس سے درخواست نہیں کرتا کہ اس خیر خواہی کی پاداش میں میرا کوئی لڑکا کسی معزز عہدہ پر ہو جائے۔ یہ میرا ایک عقیدہ ہے جو سچائی اور شکر گزاری کی پابندی سے رکھتا ہوں نہ کسی اور غرض سے میری رائے قدیم سے گورنمنٹ کی نسبت یہی ہے۔ جو میں نے بیان کی سو تم خدا سے ڈرو اور ناحق کی تہمتیں مت لگاؤ"۔

(اشتہار مورخہ ۲۱ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۴۶)

سنہ ۱۹۳۵ء میں جب احرار کا انگریزی اعلیٰ حکام سے چولی دامن کا ساتھ تھا اور حکومتِ پنجاب مع گورنر اور افسران بالا جماعتِ احمدیہ کی مخالفت پر تلی ہوئی تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان الفاظ میں انگریزی حکومت کو چیلنج کیا تھا:۔

"جب تک انسان کسی کو اپنا دوست سمجھتا ہے اس وقت تک اگر کوئی راز اس کا معلوم ہو تو وہ اس کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اسے چھپاتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے میرا دوست ہے۔ لیکن گورنمنٹ کا موجودہ رویہ بتا رہا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے نہیں بلکہ مخالفوں میں سے سمجھتی ہے۔ ایسے موقعہ پر میں حکومت کو متواتر چیلنج دے چکا ہوں کہ وہ ثابت کرے ہم نے کبھی اس سے کوئی ایسا فائدہ اٹھایا ہو جو رعایا کے عام حقوق سے بالا ہو۔ اگر ہم نے اس کی خدمت کر کے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا ہے تو اب اس کا فرض ہے کہ وہ اسے دنیا کے سامنے پیش کر کے ہمیں لوگوں میں شرمندہ کرے..... مخالف کہتے ہیں احمدیوں کے خزانے گورنمنٹ بھرتی ہے۔ اگر واقعہ میں یہ بات درست ہے تو اب گورنمنٹ کے لئے خوب اچھا موقعہ ہے۔ وہ اعلان کر دے کہ فلاں موقعہ پر ہم نے احمدیوں کو اتنا روپیہ دیا تھا"۔

(الفضل ۶ر اگست سنہ ۱۹۳۵ء)

انگریزی گورنمنٹ سے جہاد نہ کرنے کی تلقین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اس لئے کی تھی کہ از روئے شریعت اسلامیہ اس سے مذہبی جنگ جائز نہیں تھی۔ چنانچہ ایڈیٹر "المنار" کے اس اعتراض کے جواب میں کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے۔ اس لئے ان کو خوش کرنے کے لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اے نادانو میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے جنگ کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۸ طبع ہشتم)

اور فرماتے ہیں:۔

"شریعت کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں۔ اور جس کے عطیات سے ممنون ہوں اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد اوّل از اشتہار مطبوعہ سنہ ۱۸۸۲ء)

اور یہی مذہب حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مجدد تیرھویں صدی کا تھا۔ چنانچہ مولانا محمد جعفر تھانیسری مؤلف سوانح احمدی لکھتے ہیں کہ ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ آپ انگریزوں سے جو دین اسلام کے منکر اور اس ملک کے حاکم ہیں جہاد کر کے ملک ہندوستان کیوں نہیں لے لیتے۔ آپ نے فرمایا

"سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے ہم ان کے ملک میں علانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی ...... ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیائے سنن سید المرسلین ہے۔ سو وہ بلا روک ٹوک اس ملک میں ہم کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلاسبب گرائیں۔ یہ جواب باصواب سن کر سائل خاموش ہو گیا اور اصل غرض جہاد کی سمجھ گیا"۔ (سوانح احمدی صفحہ ۷۱)

اور صفحہ ۱۳۹ میں لکھتے ہیں کہ

"سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی عملداری سمجھتے تھے"۔

اور لکھتے ہیں:۔

"سید صاحب کے سوانح عمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے اور علانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے"۔

(سوانح احمدی صفحہ ۳۴۶)

اسی طرح حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ سے اثنائے قیام کلکتہ میں جبکہ آپ وعظ فرما رہے تھے۔ یہ سوال کیا گیا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

"ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے"۔ (سوانح احمدی صفحہ ۵۷)

پھر سر سید احمد خان مرحوم نے اپنی کتاب "رسالہ اسباب بغاوت ہند" میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ غدر سنہ ۱۸۵۷ء جہاد نہ تھا۔ اور مسلمان انگریزی گورنمنٹ سے جہاد کرنے کے شرعاً مجاز نہ تھے۔

اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" سنہ ۱۸۷۶ء میں تصنیف کیا اور علمائے اسلام کی رائے حاصل کرنے کے لئے لاہور سے عظیم آباد اور پٹنہ تک سفر کیا اور مختلف فرقہ ہائے اسلام کے اکابر علماء کو یہ رسالہ حرف بحرف سنا کر ان کا توافق رائے حاصل کیا اس میں آپ دلائل ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

"ان دلائل سے صاف ثابت ہے کہ ملک ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دار الاسلام ہے۔ اس پر کسی بادشاہ کو عرب کا ہو خواہ عجم کا مہدی سوڈانی ہو یا حضرت سلطان شاہ ایرانی۔ خواہ امیر خراسان ہو مذہبی لڑائی و چڑھائی کرنا ہرگز جائز نہیں"۔

(الاقتصاد صفحہ ۱۶)

پھر لکھتے ہیں:۔

"اہلِ اسلام کو ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے"۔

(اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷)

یہی مذہب نواب صدیق حسن خان آف بھوپال اور مولوی نذیر حسین محدث دہلوی مرحوم کا تھا۔ اور یہی فتویٰ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ نے دیا۔ اور یہی مولوی عبد الحق اور مولانا محمد مفتی لدھیانہ کا تھا۔

کہ انگریزی گورنمنٹ کی مخالفت مسلمانوں کے لئے شرعاً حرام ہے۔

(دیکھو نصرۃ الابرار مؤلفہ مولوی محمد مفتی لدھیانہ سنہ ۱۳۰۶ھ)

اور مولانا ظفر علی خان بھی ہندوستان کو دار الاسلام قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ برطانیہ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں۔ اور اسکی عنایت شاہانہ و انصاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"۔

(زمیندار ۹ر نومبر سنہ ۱۹۱۱ء)

اور نیز لکھتے ہیں:۔

"مسلمان ایک لمحہ کے لئے ایسی حکومت سے بدظنی ہونے کا خیال نہیں کر سکتے اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں۔"

(زمیندار ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء)

پس حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کے ظہور سے بہت پہلے اور آپ کے دعوے کے بعد بھی حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولوی اسمٰعیل شہیدؒ اور دیگر علمائے کرام انگریزوں کے خلاف شرعاً جہاد کی ممانعت کا فتویٰ دے چکے تھے اور مسلم قوم کے رہنما اور لیڈر بھی مسلمانوں کی بہتری انگریزی حکومت سے تعاون میں دیکھتے تھے۔

دوسری غلط فہمی

جو اس ضمن میں پھیلائی جاتی ہے جیسا کہ مؤلف ٹریکٹ نے لکھا ہے کہ:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کے جہاد کو ممنوع قرار دینے والے خیالات نے مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے اور آئندہ انہی خیالات کی بنا پر مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کو کسی وقت بھی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں خصوصاً پاکستان کو تو یہ ہر وقت نقصان پہنچا سکتے ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے اسلامی شریعت کے مطابق شرائط جہاد کی عدم موجودگی کے باعث جہاد کی ممانعت کا فتویٰ دیا جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"تلوار کے جہاد کی شرائط پائے نہ جانے کے باعث موجودہ ایام میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔"

(ترجمہ از عربی عبارت حقیقۃ المہدی ص ۱۹)

اور اس کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہم کافروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا کہ وہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں۔ اور جب تک وہ ہم پر تلوار نہ اٹھائیں ہم بھی اس وقت تک تلوار نہ اٹھائیں"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین کے لئے مطلق جہاد سے منع نہیں کیا بلکہ تلوار کے جہاد سے شریعت اسلامی کے مطابق شروط جہاد نہ پائے جانے کی وجہ سے ممنوع قرار دیا ہے اور یہی مطلب آپ کے اس شعر کا ہے ؂

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ؂

اب تم پہ کوئی جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

پھر آپ نے یضع الحرب کی حدیث کو پیش فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی، کہ مسیح موعود کا زمانہ چونکہ مذہبی آزادی کا زمانہ ہوگا اس لئے وہ تلوار سے مذہبی جنگ نہیں کرے گا اور قرآن مجید کی آیت حتی تضع الحرب اوزارھا میں بھی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ احادیث میں اضاعۃ الحرب مہدی کی علامات میں سے ایک قرار دی گئی ہے

اور آیت وجاھدھم بہ جھادا کبیرا میں قرآن مجید کے ساتھ کافروں سے جہاد کبیر کا جو حکم دیا گیا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۃ الاسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا میں ظاہر کریں یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے"

[مکتوب مسیح موعود بنام میر ناصر نواب مندرجہ رسالہ درود شریف ص ۶۶]

اور ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی پوری قوت اور طاقت سے تمام ملکوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کر رہی ہے اور جب کسی جگہ جہاد بالسیف کی شرائط پائی جائیں گی تو جماعت احمدیہ اس وقت جہاد بالسیف کرنے میں بھی اسی طرح کا بے نظیر نمونہ پیش کرے گی جیسے کہ وہ اب جہاد کبیر میں پیش کر رہی ہے جس کی نظیر کسی اور اسلامی جماعت میں نہیں پائی جاتی

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ممانعت جہاد کے فتویٰ سے اسلامی ممالک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ فائدہ پہنچا ہے ہندوستان کی اسلامی سلطنت میں انگریزوں نے ۱۷۵۷ء تا ۱۸۵۷ء میں قدم جمائے ۱۸۵۷ء میں وہ دہلی میں داخل ہوئے اور ۱۸۵۸ء میں وہ باقاعدہ طور پر سارے ملک میں حکمران ہو گئے۔ (دیکھو کارنامہ اسلام مؤلفہ بشیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء)

افغانستان کے متعلق مجلس احرار نے اپنے تحریری بیان میں جو تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب کے روبرو ۱۹۵۳ء میں پیش کیا تھا اس میں تسلیم کیا ہے کہ انگریزوں نے ۲۱ نومبر ۱۸۷۸ء کو افغانستان کے خلاف اعلان جنگ کیا ۲۶ مئی ۱۸۷۹ء کو معاہدہ گندمک کی رو سے افغانستان کی خارجہ حکمت عملی برطانیہ کے ماتحت تسلیم کی گئی۔ کرم پشین اور سبی کے اضلاع انگریزوں کے حوالے کئے گئے ۲۴ جولائی ۱۸۷۹ء کو انگریزی افسر بالا حصار میں داخل ہو گئے اور آخر یکم ستمبر ۱۸۸۰ء کو ایوب خان کو شکست ہوئی۔

اور اسی بیان میں لکھا ہے کہ ۱۸۸۱ء میں انگریزوں نے اپنی فوجیں مصر بھیجیں مصریوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا اور شکست کھا گئے اور عدن اور بحرین کے متعلق لکھا ہے کہ ۱۸۰۸ء اور ۱۸۸۵ء کے زمانے میں عدن اور بحرین وغیرہ کے علاقوں میں برطانیہ کی فوجیں قبضہ کر چکی تھیں (بیان ص ۵)

اور سوڈان سے متعلق لکھا ہے کہ ۱۸۷۱ء میں سوڈان میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ۱۸۸۱ء میں اس نے مصری اقتدار کے خلاف جنگ شروع کر دی ۱۸۸۲ء میں انگریزی فوج نے ملک پر قبضہ کر لیا اور مہدی سوڈانی جس نے علم جہاد بلند کیا تھا انگریزی افواج نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

(بیان ص ۵ کارنامہ اسلام ص ۷۹)

ترکی ۱۸۷۸ء میں روس کا ادرنہ پر تسلط ہو گیا مارچ ۱۸۷۸ء میں انگریزوں نے قبرص لے لیا اور ایشیائی ترکی پر اپنی قیادت قائم کر لی (بیان ص ۵)

یورپین دول کے اسلامی ممالک پر غلبہ کی تاریخوں سے صاف ظاہر ہے کہ بانئے جماعت احمدیہ کی ممانعت جہاد والی تحریروں سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا کیونکہ تمام ممالک حضرت بانئے جماعت احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے جو ۱۸۸۹ء میں کیا گیا کئی سال پیشتر یورپین کے زیر تسلط آ چکے تھے اور حضرت سید احمد بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ۱۸۳۱ء میں سکھوں سے جہاد کرتے ہوئے بالاکوٹ میں شہید ہو چکے تھے اور انگریزوں کا سرحد پر بھی تسلط ہو گیا تھا،

پس حقیقت یہ ہے کہ علماء نے موجودہ زمانے کی جنگوں کو مذہبی جہاد کے نام پر جیتنا چاہا اور وہ ناکام رہے اور ان کی یہ سب ناکامیاں اور شکستیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی تالیف و اشاعت سے پہلے ہوئیں،

لیکن اس کے بعد جب آپ نے یہ اعلان کیا کہ یہ وقت دینی جنگ و قتال کا نہیں کیونکہ دشمنان اسلام بھی مذہبی جنگ نہیں کرتے اور اس کے مطابق اسلامی ممالک نے عمل کیا اور اپنے وطن کی مدافعت پر جائز اور ممکن طریق سے کی تو انہیں آزادی حاصل ہو گئی۔

چنانچہ جنگ عظیم اول کے بعد سب سے پہلی عظیم الشان کامیابی ۱۹۱۹ء - ۱۹۲۳ء میں ترکی نے حاصل کی اور کمال اتاترک کی قیادت میں اپنی شاندار جمہوریہ قائم کی۔

(کارنامہ اسلام ص ۸۰)

افغانستان میں امان اللہ خان نے ۱۹۱۹ء اور ایران میں رضا شاہ پہلوی نے ۱۹۲۶ء میں اور اسی طرح عرب میں ابن سعود نے ۱۹۲۶ء میں اور یمن میں امام یحییٰ نے ۱۹۳۴ء میں خود مختار حکومتیں قائم کیں اور عراق ۱۹۳۲ء میں خود مختار تسلیم کیا گیا۔ (کارنامہ اسلام ص ۸۰-۹۴) اور ۱۹۳۶ء میں انگلستان مصر کو ایک مشروط آزادی دینے پر مجبور ہو گیا۔ (کارنامہ اسلام ص ۷۹)

ظاہر ہے کہ کمال اتاترک زغلول پاشا اور رضا شاہ پہلوی وغیرہ نے دینی جہاد کے نام پر جنگ نہیں کی تھی اور اب مصر بالکل آزاد ہے اور اسی طرح ۱۹۴۷ء میں ہندوستان بھی آزاد ہو گیا اسلامی ممالک کو یہ آزادی جہاد بالسیف کے نام پر نہیں ملی بلکہ قومیت اور وطنیت کے جذبہ کے ماتحت جو کوشش کی گئی اس کے نتیجہ میں حاصل ہوئی

پس مسلمانوں کی کامیابی حضرت بانئے جماعت احمدیہ کے مسلک میں مضمر تھی آپ نے انگریزی حکومت سے جہاد بالسیف کو ناجائز قرار دیا اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس سے جہاد بالسیف نہ کیا جائے،

اور اگر جاہل ملاؤں کے اصرار پر جو علم جہاد بلند کرنے کے خواہاں تھے مسلمان انگریزوں کے خلاف جنگ شروع کر دیتے تو ان کی یہ جنگ نہ مذہباً ان کے لئے مفید ہوتی نہ سیاسی لحاظ سے مارے وہ جاتے قتل وہ ہوتے اور قسم قسم کے مصائب کا تختہ مشق وہ بنتے اور فائدہ ہندو اور سکھ اٹھاتے لیکن جو نظریہ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ نے پیش کیا تھا وہی مسلمانوں کو ہلاکت کے گڑھے سے بچانے کا باعث ہوا اور جس حکومت انگریزی کے ساتھ آپ نے جہاد بالسیف کرنے سے منع فرمایا تھا اس حکومت نے بغیر جنگ کے خود بخود اہل ہند کو آزادی دے دی جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔

فالحمد للہ علی ذالک۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے ماموں ملک نور محمد صاحب جوئیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۵۴ شمالی ضلع سرگودھا کی دختر آمنہ بی بی مورخہ ۳۰ جنوری ۶۳ء کو بقضائے الٰہی اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہے احباب جماعت مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(رائے شمشیر خاں جوئیہ کارکن اصلاح و ارشاد مقامی)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ اور والد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(خاکسار رائے آغان گنج مغلپورہ لاہور)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ بہت بیمار ہیں بزرگان جماعت و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔

(عبد الرب غیرت انسپکٹر بیت المال)

۳۔ خاکسار کافی عرصہ سے اختلاج قلب جیسے موذی مرض میں مبتلا ہے احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا کریں

(خاکسار محمد بشیر انچارج ڈسپنسری ہال تحصیل و ضلع میرپور آزاد کشمیر)

چندہ جلسہ سالانہ

ادا نہ کرنے والے احباب جماعت سے ایک ضروری اپیل

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ اتنا اہم اور لازمی چندہ ہے کہ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں تک فرمایا ہے:۔

"تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء)

اللہ تعالیٰ کا ہماری جماعت پر خاص فضل ہے کہ ہماری جماعت کے احباب جلسہ میں شامل ہو کر بھی اپنے ایمان تازہ کرتے ہیں اور چندہ جلسہ سالانہ میں حصہ لے کر بھی اپنے ایمان تازہ کرتے ہیں چنانچہ جیسا کہ بار بار اعلان کیا جاتا رہا ہے اس سال بھی اکثر جماعتوں نے اپنا ایمان تازہ کیا یہاں تک کہ اس وقت بیسیوں جماعتیں اپنا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصدی پورا کر چکی ہیں اور سینکڑوں جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ پورا کر چکی ہیں یعنی ۷۵ فیصدی یا اس کے قریب ادائیگی کر چکی ہیں اور ابھی اس مد میں تیزی سے رقوم وصول ہو رہی ہیں لیکن ابھی تک یہ توقع قائم نہیں ہوئی کہ سال ختم ہونے سے پہلے جلسہ سالانہ کا تمام خرچ پورا ہو جائے گا۔ کیونکہ ابھی بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں اور ان میں بعض بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں جنہوں نے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں کی اور خدشہ ہے کہ اگر اب بھی یہ جماعتیں خاص جدوجہد نہ کریں تو گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی یہ جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پیچھے رہ جائیں گی ان جماعتوں کی فہرست درج ذیل کرتے ہوئے نظارت بیت المال ان جماعتوں کے تمام مخلص احباب سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس کار خیر کے لئے کمر ہمت کس لیں اور اپنے عہدہ داروں سے مل کر اس آخری وقت میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش کر لیں ممکن ہے ان جماعتوں کے بعض عہدہ داروں کو چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق کوئی غلط فہمی ہو یا وہ محض سستی اور غفلت سے کام لیتے ہوں یا کسی اور وجہ سے ان کی کوششیں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکتی ہوں وجہ کچھ بھی ہو اگر ان تمام جماعتوں کے مخلص احباب سب مل کر زور لگائیں تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے چندوں کی طرح چندہ جلسہ سالانہ کی بھی خاطر خواہ وصولی ہو جائے گی اور احباب اس ضروری چندہ میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہیں رہیں گے اور خلیفۂ وقت کے احکام کی تعمیل نہ کرنے کے گناہ سے ان کی ساری جماعت محفوظ ہو جائے گی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی راہ میں مردانہ وار قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے والسلام

(خاکسار عبد الحق رامہ ناظر بیت المال)

فہرست جماعتہا جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں

لوٹ:۔ اس فہرست میں ان جماعتوں کے نام شامل نہیں جن کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سال رواں ایک سو روپیہ سے کم ہے۔

مرکز ربوہ:۔ دار الصدر جنوبی۔ دار الصدر شرقی، دار الصدر غربی الف۔

ضلع جھنگ:۔ چنیوٹ۔ احمد نگر متصل ربوہ۔ جھنگ شہر۔ لیکا لنوانہ۔

ضلع سرگودہا:۔ سرگودھا چھاؤنی۔ بھیرہ۔ تخت ہزارہ ادرحمہ۔ کھان امید علی درک۔ چک ۳۱-۳۲/ج چک ۳۳ ج چک ۳۷ ج چک ۴۳ ج چک ۹۸ ج، چک ۸۶-۸۷ ج چک ۹۸ ش۔ مجوکہ۔ سلانوالی۔ منگووالی۔

ضلع میانوالی:۔ داؤد خیل۔ کندیاں۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۸۶ ج ب ہسیانہ۔ چک ۱۲۷ ای ہلول پور چک ۲۷۶ ر ب گوکھووالی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ چک ۳۳۲ ج ب دھرڑکے چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد چک ۴۷۵ گ ب چک ۴۹۴ ج ب۔ جڑانوالہ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور چک ۵۶۵ گ ب چک ۲۶۶ ر ب کھرڑیانوالہ چک ۳۸۸ گ ب۔

حلقہ جات لاہور شہر:۔ اسلامیہ پارک۔ نیلا گنبد کینال پارک۔ سنت نگر۔ لاہور چھاؤنی۔ سلطان پورہ۔ گنج مغل پورہ اچھرہ۔ راج گڑھ۔ چوبرجی دھرم پورہ محمد نگر باغبانپورہ۔

ضلع لاہور:۔ شاہدرہ۔ باٹا پور۔ امل گڑھ کے

" شیخوپورہ:۔ نارنگ منڈی۔ ننکانہ صاحب سانگلہ کوٹ

" گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر۔ قیام پور۔ مدرسہ چٹھہ تلونڈی راہوالی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ شہر۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ سلیم پور ڈسکہ موسے والا۔ مانگٹ چانگریاں۔ گھٹنو کے ججہ گھٹیالیاں سکول پسرور۔ ٹلے پور قادر آباد۔ بھڑوہ مالو کے بھگت۔ خانانوالی میانوالی۔ ڈوگری گھمن کوٹ گوڑا پیرو چک۔

ضلع گجرات:۔ گجرات شہر۔ کھاریاں۔ لالہ موسیٰ گولیکی۔ شیخ پور۔ کھوکھر غربی شادیوال۔

ضلع جہلم:۔ جہلم شہر۔ چکوال۔ کھیوڑہ۔ محمود آباد پنڈ دادنخان۔

آزاد کشمیر۔ منگلا ڈیم۔ **ضلع کیمبل پور:۔** پنجند

ضلع مردان:۔ مردان شہر۔ **ضلع کوہاٹ:۔** کوہاٹ شہر

ضلع راولپنڈی:۔ راولپنڈی شہر۔ کوہ مری، گوجر خان۔ واہ کینٹ۔

ضلع ہزارہ:۔ ایبٹ آباد۔ ہری پور۔

ضلع پشاور۔ پشاور شہر۔ رسالپور۔ چارسدہ

" ڈیرہ غازیخان۔ راجن پور بستی رنداں۔ بستی سہرانی۔

ضلع ملتان:۔ دہاڑی منڈی اسماعیل آباد۔ کھاد فیکٹری چک ۱۴۵۔ ۵۔ ۱۰ آر۔ کبیر والہ

ضلع مظفر گڑھ:۔ مظفر گڑھ شہر۔ علی پور گھلواں

ضلع منٹگمری:۔ منٹگمری شہر۔ عارف والہ چک ۶-۱۱ ایل چیچہ وطنی۔ چک ۱۲۷-۹ ایل۔

ضلع بہاولنگر۔ چک ۱۶۹ مراد چک ۹۳-۶ آر۔ چک ۱۰۳-۶ آر چک ۹-۱۶ آر بستی نور پور چک ۱۹۱-۷ آر۔

ضلع بہاولپور:۔ بہاولپور شہر۔ احمد پور شرقیہ، چک ۱۸۳ مراد۔ چک ۱۹۲ مراد۔

ضلع رحیم یار خان۔ رحیم یار خاں شہر۔ خان پور بستی بابا جھنڈا۔ صادق آباد۔ چک ۲۲۳ ای پی۔ لبستی شادی۔

خیر پور ڈویژن۔ حبیب آباد۔ روہڑی گرنڈی نواب شاہ۔ باندی۔ رحیم آباد۔ دیہہ ماد گھنڈ کوٹ مولا بخش۔ گوٹھ سردار محمد۔

حیدر آباد ڈویژن:۔ میرپور خاص۔ کنری محمود آباد سٹیٹ۔ نوکوٹ۔ کریم نگر فارم جیمس آباد۔ حیدر آباد ظفر آباد اسٹیٹ۔ دیہہ لوطکا۔ بدین۔ گوٹھ دیہہ اڑاہ

بلوچستان:۔ کوئٹہ۔ **کراچی:۔** مختلف حلقہ جات

مشرقی پاکستان:۔ نارائن گنج تیج گاؤں۔ برہمن بڑیہ۔ دیناج پور۔ احمد نگر۔ بھاٹ گاؤں رنگ پور۔ بوگرہ۔ چٹاگانگ۔ میمن سنگھ۔ تاروا۔ گھاٹورہ۔ کرمڑا۔

فطرانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں!

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار اصحاب میں تقسیم فرما دیں باقی ۹/۱۰ حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جاویں البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جائے

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جاوے۔

والسلام (ناظر بیت المال ربوہ)

بھرتی پاکستان ایئر فورس کمیشن

جی ڈی (پائلٹ) شرائط:۔ میٹرک سائنس و ریاضی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن یا سینیئر کیمبرج فزکس عمر ۱۵/۹/۶۳ کو ۱۶ تا ۲۲۔ غیر شادی شدہ۔

ٹیکنیکل: شرائط:۔ انجینئرنگ ڈگری ایم اے ریاضی ایم ایس سی فزکس و ریاضی۔ ایم ایس سی ٹیکنالوجی بی اے ریاضی۔ بی ایس سی ۱۵/۹/۶۳ کو عمر ۱۶ تا ۲۲۔ غیر شادی شدہ۔

ایجوکیشن، ایڈمنسٹریٹو ایکوپمنٹ:۔ ڈگری عمر ۱۵/۹/۶۳ کو ۲۱ تا ۳۰ سال

لیگل: شرائط۔ لاء ڈگری۔ عمر ۱۵/۹/۶۳ کو ۲۱ تا ۳۰ سال

پروگرام رکروٹنگ ٹیم ۸/۲/۶۳ کیمبل پور ۱۰/۲/۶۳ میانوالی ۱۲/۲/۶۳ سرگودھا ۱۵/۲/۶۳ جہلم ۱/۳/۶۳ حسن ابدال ۲/۳/۶۳ ایبٹ آباد

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

مجھے اپنی ترقی کی امید ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع از کوئٹہ)

۲۔ میری بیوی اور خوشدامنہ کو ایک مقدمہ درپیش ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے (ملک نذیر احمد رحیم حلقہ مسجد راولپنڈی)

۳۔ والد صاحب کو ایک مقدمہ درپیش ہے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اقبال واقف زندگی سٹوڈنٹ ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر معہ وجوہات تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۵۶:۔ میں سیدہ طیبہ بانو زوجہ صادق حسین خان صاحب قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سالہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/9 C ایلر کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲۷ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ر دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ قیمت -/۱۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ ۳۔ مجھے میرے خاوند سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۸ر دسمبر ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ طیبہ بانو بقلم خود۔ گواہ شد عبدالحمید سیکرٹری وصایا حلقہ مالیر کراچی ۲۷۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۹۵۷:۔ میں طارقہ ناز زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن E 3 کے ڈی اے اسٹاف کالونی کراچی نمبر ۱۲ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵۔ نومبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ۔ ۲۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۵ تولہ ۳۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ۔ ۴۔ نیکلس طلائی ایک عدد وزن ۵ تولہ۔ ۵۔ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱/۲ ۱ تولہ۔ جملہ وزن ۱۴ تولہ قیمت -/۱۷۵۰ روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۵ر نومبر ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ (انگریزی حروف) Tariqa Naz

گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۹۵۸۔ میں عائشہ بیگم بیوہ سید محمد عبداللہ شاہ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/9 C ایلر کالونی ڈاکخانہ کراچی نمبر ۲۷ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۔ دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جو میں نے وصول نہیں کیا تھا۔ کہ میرے خاوند ۱۹۶۱ء میں فوت ہو گئے۔ میرا زیور وغیرہ کوئی نہیں اور نہ ہی میری کوئی اور جائیداد ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ ۲۔ مجھے میرے بیٹے سید طاہر احمد صاحب سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہونگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۸ر دسمبر ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ عائشہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد عبدالحمید سیکرٹری وصایا حلقہ مالیر کینٹ کراچی نمبر ۲۷۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۶۹۵۹:۔ میں غلام بی بی بیوہ اللہ بخش مرحوم قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی ذریعہ معاش ہے۔ میرا حق مہر ۵۰۔۳۲ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر لیا تھا ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی اور مبلغ دس روپے جو مجھے اپنے بیٹے مستری راج دین صاحب ولد اللہ بخش صاحب مرحوم کی طرف سے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا ورثہ میں پاؤں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ مذکور کو دیتی رہوں گی اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی میرا متروکہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری آمد میں اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا غلام بی بی صاحبہ۔

گواہ شد:۔ بقلم خود راج دین پسر موصیہ

گواہ شد:۔ مظفر حسین بقلم خود سیکرٹری امور عامہ محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۱۶۹۶۰:۔ میں فضل بیگم بیوہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مکان ۲۳۶ گلی نمبر ۱۶ ڈاک خانہ گنج مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی زمین بائیس گھماؤں واقع ۳۵/۲۰۱ تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری مالیتی موجودہ -/۲۲۰۰۰ (بائیس ہزار) کے شرعی حصہ ۱/۸ (۲) ایک پختہ مکان نمبر ۲۳۶ گلی نمبر ۱۶ این بازار گنج مغلپورہ مالیتی تقریباً ۴۳۰۰۰ روپے کے شرعی حصہ ۱/۸ اس طرح کل جائداد مبلغ -/۶۵۰۰۰ کے ۱/۸ حصہ کی میں مالک ہوں۔ کیونکہ جائداد مذکور میرے خاوند مرحوم نے ترکہ میں چھوڑی ہوئی ہے جو کہ شرعی لحاظ سے ورثہ میں تقسیم ہوگی میں اپنے شرعی حصہ مبلغ -/۷۰۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:۔ فضل بیگم بیوہ ڈاکٹر رحمت علی مرحوم مکان نمبر ۲۳۶ گلی نمبر ۱۶ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد:۔ بشارت احمد ولد ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم مکان نمبر ۲۳۶ گلی نمبر ۱۶ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گورنروں کی کانفرنس میں کشمیر کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا

کانفرنس کلکتہ کی وزارتی بات چیت کے لئے لائحہ عمل طے کرے گی

کراچی ۱۳ ر فروری گورنروں کی کانفرنس ۱۴ ر فروری کو یہاں ہو رہی ہے اس کانفرنس کی صدارت کے لئے صدر محمد ایوب خاں کل شام لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔ معلوم ہوا ہے کانفرنس میں زیر بحث آنے والے معاملات میں کشمیر کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہو گی۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کانفرنس میں بتائیں گے کہ کشمیر کے مسئلہ پر کراچی کی حالیہ وزارتی بات چیت میں کیا پوزیشن اختیار کی گئی جس کے بعد یہ طے کیا جائے گا کہ کلکتہ میں ہونے والی آئندہ بات چیت میں کیا موقف اختیار کیا جائے۔

کانفرنس میں اہم انتظامی، اقتصادی اور سیاسی مسائل پر بھی غور کیا جائے گا۔ دونوں صوبوں کے گورنر اور مرکزی کابینہ کے ارکان کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ یہ کانفرنس تین روز جاری رہے گی۔ خیال ہے کہ قومی اسمبلی میں سرکاری پارٹی کی تیاوت کا مسئلہ بھی زیر غور آئے گا۔

دریں اثنا صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل ایک دعوت میں اعلان کیا کہ برصغیر میں امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک کشمیری عوام کو حق خود ارادیت حاصل نہیں ہو جاتا۔ مسٹر خورشید نے کہا کہ حق خود ارادیت کشمیری عوام کا پیدائشی حق ہے اور انہیں کسی قیمت پر اس بنیادی حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کشمیری عوام کے اس بنیادی حق کو کچل دے، ریاست کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام ہی کر سکتے ہیں۔

آپ نے کہا "کچھ عرصہ قبل تک بھارتی حکومت کا نظریہ یہ تھا کہ کشمیر کا مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ اگر اس دعوے میں کوئی صداقت تھی تو امریکہ اور برطانیہ اب کشمیر کا مسئلہ طے کرانے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں"۔

"بھارت کی جانبدارانہ پالیسی بے نقاب ہو گئی"

نئی دہلی ۱۳ ر فروری۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاری نے پرسوں بمبئی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ملکوں سے اسلحہ لینے سے بھارت کی غیر جانبدارانہ پالیسی بے نقاب ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا بھارت کو مغربی ملکوں سے ایک مضبوط الحاق قائم کرنا چاہیئے۔ اگر بھارت کو مغربی ملکوں کی حمایت حاصل ہو تو چین سے مذاکرات میں اس کی پوزیشن کہیں زیادہ مضبوط ہو گی سابق گورنر جنرل نے ٹیکسوں میں اضافہ اور سونے پر کنٹرول کے نئے قواعد کے سلسلہ میں بھارتی حکومت پر سخت نکتہ چینی کی انہوں نے غیر جانبداری کی پالیسی کو ٹیکسوں میں اضافہ کا سبب قرار دیتے ہوئے کہا کہ روز افزوں ٹیکسوں کے باعث لوگوں کو اپنے وطن کے دفاع سے کوئی دلچسپی نہیں رہے گی۔

روسی مگ طیارے بھارت پہنچ گئے

بمبئی ۱۳ ر فروری چار روسی مگ جیٹ طیاروں کی پہلی کھیپ کل رات بمبئی پہنچ گئی۔ یہ طیارے روس کے ایک مال بردار بحری جہاز میں پہنچے ہیں۔ روس اس قسم کے بارہ مگ طیارے بھارت کو دے گا۔ ان طیاروں کو تربیت کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ روس اس قسم کے طیارے تیار کرنے کے لئے بھارت میں دو کارخانے بھی قائم کرے گا۔ کل جو طیارے بمبئی پہنچے وہ بائیس جنوری کو اوڈیسہ سے روانہ ہوئے تھے۔

شام کے وزیر خزانہ مستعفی ہو گئے

دمشق ۱۳ ر فروری۔ شام کے وزیر خزانہ خلیل کلاس نے جو شامی سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ہیں کل وزیر اعظم خالد العظم کو اپنا استعفا پیش کر دیا۔ وزیر خزانہ کے استعفا سے شام میں سیاسی بحران پھر شروع ہو گیا ہے۔ قبل ازیں کابینہ کے کئی اور ارکان نے یکم فروری کو استعفا دے دیا تھا۔

• کوئٹہ ۱۳ ر فروری۔ کل کوئٹہ میں نصف انچ سے زیادہ بارش ہوئی۔ بارش کا سلسلہ تمام دن جاری رہا۔ دریں اثنا وادی کوئٹہ کے قریبی پہاڑ برف کی موٹی تہوں کے نیچے دب گئے۔ موسمی پیشگوئی کے مطابق آئندہ چوبیس گھنٹوں کے دوران کوئٹہ کے علاقہ میں مزید بارش ہوگی۔

الجزائر اور تونس میں اختلاف دور کرنے کی کوشش

رباط (مراکش) ۱۳ ر فروری۔ کل یہاں مراکش، تونس اور الجزائر کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا۔ سرکاری سطح پر اس قسم کی یہ پہلی کانفرنس تھی۔ آج کانفرنس کا ایجنڈا تیار کیا جائے گا۔ اس میں سب سے پہلی شق الجزائر اور تونس میں اختلاف کے متعلق ہو گی۔ کانفرنس تین دن جاری رہے گی۔ خیال ہے کہ اس میں کئی مسائل حل کر لئے جائیں گے۔ اس کانفرنس کی تجویز مراکش کے شاہ حسن نے پیش کی تھی۔ یاد رہے کہ تونس اور الجزائر نے گذشتہ ماہ ایک دوسرے کے ملک سے اپنے سفیر واپس بلا لئے تھے۔ تونس نے الجزائر پر الزام لگایا تھا کہ صدر حبیب بورقیبہ کو قتل کرنے کی سازش میں الجزائر کا ہاتھ تھا۔ الجزائر نے اس الزام کی تردید کی تھی۔ وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں بتایا گیا ہے کہ ۸ رمئی کے قریب مراکش میں کیسا بلانکا طاقتوں کے سربراہوں کا ایک اجلاس منعقد ہو گا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سربراہ صدر ناصر شرکت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

عراق میں تمام سابق وزرا کی جائدادیں ضبط کر لی گئیں

انقلابی حکومت نے جنرل قاسم کے مخالفین کی سزائیں منسوخ کر دیں۔

بیروت ۱۳ ر فروری۔ عراق کی انقلابی حکومت نے وہ تمام سزائیں منسوخ کر دی ہیں جو جنرل کریم قاسم کی حکومت نے مخالفین کو دی تھیں۔ علاوہ ازیں سابق حکومت نے جن لوگوں کو جلا وطن کر دیا تھا انہیں واپس بلا لیا گیا ہے نئی حکومت نے سابق حکومت کی زرعی اصلاحات بحال رکھی ہیں۔ جن سکولوں اور سڑکوں کے نام جنرل کریم قاسم کے نام پر رکھے گئے تھے تبدیل کر دئے جائیں گے۔ اطلاع کے مطابق سارے عراق میں حالات تیزی سے معمول پر آ رہے ہیں۔ بغداد یونیورسٹی کالج اور سکول کھول دئے گئے ہیں۔ ہوائی سروس بحال کر دی گئی ہے اور کرفیو کے اوقات میں کمی کر دی گئی ہے۔

دریں اثنا امریکہ، روس، اٹلی، جاپان اور افغانستان نے عراق کی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ دنیا کی تقریباً تمام بڑی طاقتوں کی طرف سے عراق کی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لینے کے بعد اب کرنل عارف کی حکومت پوری طرح مستحکم ہو گئی ہے انقلابی حکومت نے وسیع پیمانے پر اب تطہیر کی مہم شروع کر دی ہے اور بغداد میں فوج اور طلبا مل کر کمیونسٹوں کا قلع قمع کرنے کے لئے گھر گھر کی تلاشی لے رہے ہیں۔ بیروت پہنچنے والے مسافروں نے بتایا ہے کہ ابھی اکا دکا فائرنگ کے واقعات بھی ہو رہے ہیں تاہم مجموعی طور پر اب کمیونسٹوں کی مزاحمت ختم ہو چکی ہے گذشتہ روز کرنل عارف کی حکومت نے جنرل قاسم کے چار فوجی افسروں کو موت کی سزا دی تھی ان افسروں کے بارے میں بغداد ریڈیو کے ایک نشریہ میں کہا گیا ہے کہ یہ فوجی افسر مجرم اور غدار تھے اور انہوں نے عوام کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا تھا علاوہ ازیں ان پر ملک میں انتشار پھیلانے کا الزام بھی تھا ایک اطلاع کے مطابق انقلابی حکومت نے ۹۲ سابق وزراء اور سابق وزیر اعظم عبدالکریم قاسم کے حامیوں کی جائیدادیں ضبط کر لی ہیں بغداد سے یہاں پہنچنے والے افراد نے بتایا ہے کہ بغداد میں فوجوں اور ٹینکوں کی زبردست نقل و حرکت جاری ہے۔ لیکن حالات معمول پر آ گئے ہیں۔

عراقی انقلاب میں صدر ناصر کا ہاتھ نہیں

واشنگٹن۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ جارج بال نے توقع ظاہر کی ہے کہ عراق کی نئی حکومت غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرے گی انہوں نے کہا نئی حکومت میں دیر پا رہنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ البتہ قبل ازیں وزیر اعظم عبدالکریم قاسم کمیونسٹوں کی طرف مائل تھے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ انقلاب میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کا ہاتھ نہیں۔

برما کے صدر ۲۵ مارچ کو پاکستان آ رہے ہیں

کراچی۔ برما کے صدر جنرل نی ون ۲۵ مارچ کو پاکستان کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ صدر نیون اور صدر ایوب مشترکہ مفاد اور بین الاقوامی معاملات پر تبادلہ خیال کریں گے۔

بھارتی حکومت مگرمچھ پالیگی

نئی دہلی۔ حکومت بھارت ملک میں مگرمچھ پالنے کے فارم قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ خیال ہے کہ اس سکیم پر منظوری کی صورت میں ۲۲ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ فارم ریلوے لائن کے کنارے واقع جوہڑوں اور تالابوں میں قائم کئے جائیں گے۔ ان فارموں کے قیام کا مقصد مگرمچھوں کی نسل کو ختم ہونے سے بچانا ہے تاکہ مگرمچھ کی کھال کی برآمد سے غیر ممالک سے زرمبادلہ کمایا جا سکے ۵ سال قبل بھارت نے مگرمچھ کی کھال برآمد کر کے تین کروڑ روپے کمائے تھے۔

مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۳ فروری۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بندش پیشاب کے عارضہ کی وجہ سے تاحال بہت بیمار ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے احباب جماعت التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین